احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 12 فروری 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

جمعہ 12- فروری 1999ء - 25 شوال 1419 ہجری - 12 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 34

برکاتِ قرآن کریم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو لوگ اللہ کے گھروں میں اکٹھے ہو کر قرآن کریم پڑھتے اور ایک دوسرے کو سکھاتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ کرتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کا اپنے فرشتوں سے ذکر کرتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ثواب قراءۃ القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 26-27)

لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے اور خداتعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر اور بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں۔ ان پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہی پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ وہ جب دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد دوم ص 79۔ حاشیہ)

قرآن سے محبت

حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ذکر حضور کی قرآن کریم سے محبت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ جس باقاعدگی اور محبت سے حضور نے حضرت مسیح موعود کے وقت میں اور پھر اپنی خلافت کے عرصہ میں قرآن کریم کا درس دیا وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا قرآن کریم کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ اپنی عمر کے آخری پانچ چھ مہینوں میں جب آپ بہت ہی ضعیف ہو گئے اور بیت اقصیٰ میں درس کے لئے جانا آپ کے لئے آسان نہ رہا تو بھی آپ بصد مشکل وہاں پہنچ جاتے رہے۔ اس طرح کہ اپنے مکان سے دوسروں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دفتر محاسب تک جو بیت مبارک کے نیچے تھا پہنچتے تھے۔ وہاں آپ کے لئے ایک کرسی رکھ دی جاتی تھی۔ اس پر آپ تھوڑی دیر آرام فرماتے تھے۔ پھر آپ کسی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر والی عمارت تک جاتے تھے۔ جو ایک ہندو ڈپٹی کا مکان تھا اور وہاں ٹھہرنے پر ٹیک لگا کر آپ سانس لیتے تھے۔ پھر وہاں سے بیت اقصیٰ تک اسی طرح پہنچتے تھے۔ جب کمزوری بڑھنے سے یہ صورت بھی محال ہو گئی تو آپ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع کر دیا۔ جب پھر اور زیادہ ضعیف ہونے کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ تک جانا بھی محال ہو گیا تب آپ میاں عبدالحی صاحب کی بیٹھک کے اندرونی برآمدہ میں چند دن درس دیتے رہے۔ آخری درس 2 یا 3 فروری کو آپ نے دیا۔ میں سامنے دو تین فٹ پر بیٹھا تھا آپ اتنے نحیف تھے کہ مجھ تک بھی آواز بہت مشکل سے پہنچتی تھی۔ لیکن عشق قرآن مجید کے باعث آپ درس دے رہے تھے۔"

(مبشرین احمد جلد اول ص 31)

موصیان کرام

موصیان کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہر موصی دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆☆☆☆☆☆

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

عرفان حدیث نمبر 9

خرچ کرنے والے کے لئے دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر- دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر-

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اما من اعطیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں-

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندوں کی نگرانی کرتا ہے جو اپنے آپ کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ خیال کہ وہ خدا کی نظر سے اوجھل رہ جاتے ہیں یہ بالکل غلط اور بیہودہ خیال ہے جس کو رسول اللہ ﷺ رد فرما رہے ہیں- اس حدیث کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ سمجھیں- یہ مراد نہیں ہے کہ دنیا میں جتنے لوگ اموال کماتے ہیں ان سب پر اس حدیث کا اطلاق ہو رہا ہے- اس حدیث کا اطلاق خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں پر ہوتا ہے جن سے توقع کی جاتی ہے کہ جو کچھ اللہ انہیں عطا فرماتا ہے اس میں سے وہ دیں گے- چنانچہ ان کی نگرانی صبح و شام ہو رہی ہے-

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جو بخاری، کتاب الزکوٰۃ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں- ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے- اب یہ تو مراد نہیں ہے کہ ہر خرچ کرنے والے کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں- مراد وہی لوگ ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ جن کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں- ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر- ظاہر ہے کہ یہاں تک صرف نیک لوگ مراد ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے نیک لوگوں کی مثال پر آہستہ آہستہ خدمت کرنے والے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور جو پیدا ہوتے ہیں ان کے متعلق الٰہی تقدیر ہے اور اس کے فرشتے مامور ہیں کہ ان کے لئے دعائیں کریں اور ان جیسے خدمت گار اور پیدا کرنے کے سامان پیدا کریں- اور یہ بات میرے وسیع تجربے میں ہے- ہمیشہ خدمت دین کی خاطر دل کھولنے والوں کے ساتھ ویسے ہی لوگ اور پیدا ہوتے رہتے ہیں جو نہ صرف اموال خرچ کرنے میں تردد نہیں کرتے بلکہ وقت خرچ کرنے میں تردد نہیں کرتے- انہی کی طرح نیک بنتے چلے جاتے ہیں اور یہ وہ سلسلے کی اہم ضرورت ہے جسے ہمیں پورا کرنا چاہئے- اس وقت کثرت کے ساتھ خدا کی راہ میں تقویٰ شعار خرچ کرنے والے چاہئیں جن کو اللہ کی تقدیر برکت دے، جن کے اپنے اموال میں بھی برکت پڑے لیکن ان کے ساتھیوں میں بھی برکت پڑے اور ان کے نیک اعمال میں برکت پڑے- اس طرح جماعت کو ہر قسم کے خدمتگار مہیا ہونے شروع ہو جائیں اور ایسا ہو رہا ہے- میں چاہتا ہوں کہ اور بھی ہو اور امریکہ کی جماعتیں بھی اس سے فائدہ اٹھائیں-

دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر دے- اس کا مال و متاع برباد کر- اب یہ دعا تو عام دنیادار روک رکھنے والے کے حق میں کبھی بھی نہیں ہوتی- بالکل ظاہر ہے کہ جو خدا کے بندے بنے ہوئے ہیں جن کا فرض تھا کہ خدا کی راہ میں کھل کر خرچ کریں وہ اگر خسیس ہوں اور خرچ کرنے کی توفیق نہ ہو تو یاد رکھیں فرشتوں کی بددعا ان پر پڑتی ہے اور فرشتہ عرض کرتا ہے اس کو ہلاک کر دے اور اس کے مال و متاع کو برباد کر- اب ایسے مال و متاع برباد ہوتے ہوئے بھی ہم نے کئی طرح دیکھے ہیں- میرے علم میں ایسے لوگ ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' ان کا نام بتانے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا' لیکن ایک کیٹیگری (Catagory) ہے' ایک کلاس ہے' ایک قسم کے لوگ ہیں جنہیں لوگ اپنے گردوپیش میں دیکھ سکتے ہیں- ایسے لوگ ہیں جنہوں نے بہت کمائیاں کر کے بہت جوڑا اور پھر خیال آیا کہ اس کو تجارت میں لگالیں اور اکثر صورتوں میں ساری تجارتیں برباد ہوئیں جو کچھ جمع شدہ پونجی تھی وہ ہاتھ سے جاتی رہی اور کچھ بھی ہاتھ نہ آیا- سو فرشتوں کی یہ دعا بے معنی نہیں ہے- وہ کہتے ہیں اس کو ہلاک کر دے اور اس کا مال و متاع برباد کر- تو اس رُوک رکھنے کا کیا فائدہ جو کسی کام بھی نہ آئے-

(الفضل ربوہ-31-اگست 98ء)

غزل

فضائے بیکراں ہے اور مَیں ہوں
مرا عزمِ جواں ہے اور مَیں ہوں

خدا جانے مری منزل کہاں ہے
غبارِ کہکشاں ہے اور مَیں ہوں

مجھے سوزِ محبت کی قسم ہے
سرورِ جاوداں ہے اور مَیں ہوں

تری یادِ حسیں کی ہے کرامت
بہارِ بے خزاں ہے اور مَیں ہوں

زمانہ سن رہا ہے سر بزانو
کسی کی داستاں ہے اور مَیں ہوں

مجھے دینا ہے پیغامِ محبت
مقابل میں جہاں ہے اور مَیں ہوں

میرے ذمّے ہے ابلاغِ صداقت
ہجومِ دشمناں ہے اور میں ہوں

وہی ہنگامۂ دار و رسن ہے
وہی حق کا بیاں ہے اور میں ہوں

ترا دامانِ رحمت اور تُو ہے
مری ننھی سی جاں ہے اور مَیں ہوں

سعید احمد اعجاز

حافظ مظفر احمد صاحب

قسط اول

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

نام و کنیت

آپ کا نام زید بن سہل تھا' مدینہ کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق تھا' نام سے زیادہ کنیت ابو طلحہؓ سے مشہور ہیں۔ آپ مدینہ کے رؤساء میں سے تھے' زبردست تیرانداز' ماہر شکاری اور بہت بہادر انسان تھے۔ مشہور انصاری خاتون ام سُلیم بنت ملحان کے شوہر تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ زیر زید بن سہل)

قبول اسلام

آپ کے قبول اسلام کا واقعہ بھی بہت دلچسپ ہے جب مدینہ میں اسلام کا پیغام پہنچا تو ام سلیم نے جو مدینہ کی معزز اور عقلمند خاتون تھیں بے دھڑک اسلام قبول کر لیا۔ ان کے شوہر مالک اس پر ناراض ہو کر مدینہ سے چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد ابو طلحہؓ نے ام سلیم کو شادی کا پیغام بھیجا ام سلیمؓ نے یہ جواب دیا کہ ہر چند کہ ابو طلحہ جیسے عظیم انسان کا پیغام رد نہیں کیا جا سکتا مگر ہمارے درمیان کفر و اسلام کا اختلاف ہے اور یہ امر مجھے شادی میں مانع ہے۔ البتہ اگر ابو طلحہ اسلام قبول کر لے تو میں اس کی خوشی میں اپنا مہر چھوڑ دوں گی اور ابو طلحہ کے قبول اسلام کو ہی اپنا مہر سمجھوں گی۔ چنانچہ ابو طلحہ نے اسلام قبول کر کے ام سلیم سے شادی کر لی۔ حضرت ثابتؓ کہا کرتے تھے کہ میں نے آج تک کسی عورت کے بارہ میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ایسا قابل اعزاز ہو جیسا کہ ام سلیمؓ کا مہر تھا۔

(نسائی کتاب النکاح)

دین کی خاطر کی جانے والی یہ شادی بہت بابرکت ثابت ہوئی اور اس گھرانے نے اخلاص اور ایمان میں ایک غیر معمولی ترقی کی اور میاں بیوی اسلامی خدمات میں ایک دوسرے سے سبقت لینے لگے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اخلاص اور فدائیت کے عجیب اور حیرت انگیز نمونے ان سے دیکھنے میں آئے اور ایسی بے تکلفی اس گھرانے کے ساتھ ہوئی کہ حضور ﷺ ان کے گھر کو اپنا گھر سمجھتے تھے۔ اور اپنی ذاتی ضروریات کے لئے بلا تردد انہیں یاد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو ابو طلحہؓ کو فرمایا کہ اپنے بچوں میں سے کوئی ایسا مناسب بچہ تلاش کرو جو ہمارے گھر کے کام کاج کر دیا کرے۔ ابو طلحہؓ نے مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھایا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ حضور انس بہت سمجھدار لڑکا ہے یہ آپ کے کام کاج سنبھال لے گا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس وقت سے مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور غزوہ خیبر سے واپسی تک میں یہ خدمت انجام دیتا رہا۔

(بخاری کتاب الوصایا)

نبی کریم ﷺ کے اس خاندان سے بہت گہرے قربت و محبت کے مراسم قائم ہوئے۔ ابو طلحہؓ اور ام سلیمؓ دونوں میاں بیوی دل و جان سے اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فدا تھے۔ اور آپ کی خدمات میں پیش پیش رہتے تھے۔ حضور ﷺ کے گھر شادی وغیرہ کے موقع پر درون خانہ انتظام و انصرام ام سلیم اپنے ذمہ لے لیتی تھیں حضرت صفیہؓ کی شادی کے موقع پر بھی انہیں تیار کرنے کی خدمت ام سلیم بجا لائیں۔

(ابوداؤد کتاب الامارہ)

حضرت ام سلیم نے حضرت زینبؓ کی شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ کے لئے کھانا وغیرہ بطور تحفہ اپنے گھر سے تیار کر کے بھجوایا۔

(بخاری کتاب النکاح)

حضرت ابو طلحہؓ بھی اپنی مخلص اور فدائی بیوی کی طرح ہر دم ہر قربانی کے لئے مستعد ہوتے تھے اور عرض کیا کرتے تھے کہ اے خدا کے رسولؐ! اپنی ضروریات و حاجات کے سلسلہ میں مجھے خدمت کا موقع عطا فرمایا کریں اور جو حکم چاہیں ارشاد فرمایا کریں آپ مجھے ہر خدمت کے لئے مضبوط اور قوی پائیں گے۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 3 ص 507 دار الفکر بیروت)

رسولؐ اللہ کی شفقتیں

چنانچہ بعض ہنگامی ضروریات میں حضور ﷺ اس خاندان سے استفادہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں رات کو اچانک کچھ شور و غوغا بلند ہوا اس زمانہ میں دشمن سے بھی خطرات درپیش تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے گرد و نواح کا فوری جائزہ لینے کا ارادہ فرمایا اور ابو طلحہ کے گھر جا کر ان کا گھوڑا مندوب نامی "عاریتہ" لیا' جلدی کے باعث اس کی ننگی پشت پر زین ڈالنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرمائی۔ واپس آکر فرمایا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں۔ اور ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اسے بہنے والے دریا کی طرح تیز رفتار اور رواں پایا ہے۔

(بخاری کتاب الھبہ......)

ابو طلحہؓ کا یہ گھوڑا اڑیل تھا مگر اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی برکت سے ایسا ہوا کہ کوئی گھوڑا دوڑ میں اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا (بخاری کتاب الجہاد) نبی کریم ﷺ کی اس گھرانے سے ایسی بے تکلفی تھی کہ آپ گاہے بگاہے ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔

ایک دفعہ ام سلیم نے نبی کریمؐ کی دعوت کی کھانا تناول فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بغرض دعا کچھ نوافل باجماعت پڑھائے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور ہمارے گھر کے ایک بچے نے حضور کے پیچھے صف بنائی اور ہماری بوڑھی والدہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

ابو طلحہؓ کے بچوں سے نبی کریمؐ کا بے تکلفی' محبت و پیار کا عجیب تعلق تھا۔ ابو طلحہؓ کے ایک کمسن بیٹے کو اہل خانہ پیار سے ابو عمیر کی کنیت سے بلاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریمؐ نے اس بچے کو پریشان دیکھا تو سبب پوچھا۔ گھر والوں نے بتایا کہ ابو عمیر کا وہ پرندہ اچانک مر گیا ہے جس سے یہ کھیلتا تھا اس لئے یہ غمزدہ ہے۔ نبی کریم ﷺ ابو عمیر سے اس پرندے کے بارہ میں پوچھ کر اس کا دل بہلانے لگے کہ اے ابو عمیر آپ کے پالتو پرندے کو کیا ہوا؟ بعد میں نبی کریم ﷺ اس خوش نصیب گھرانے کے اس بچے سے پیار و محبت سے اس کے پرندے کے بارے میں باتیں کیا کرتے۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 3 صفحہ 506 و الشمائل النبویہ للترمذی)

حضرت ابو طلحہؓ کا کھجوروں کا ایک باغ بیرحاء نامی مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا نبی کریم ﷺ اس میں گاہے بگاہے تشریف لے جاتے تھے۔ کھجوریں تناول فرماتے اس کے کنویں کا تازہ ٹھنڈا پانی پیتے۔

(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت ابو طلحہؓ کو نبی کریمؐ کی محبت کا کمال عرفان عطا ہوا تھا جس کے نتیجہ میں ان سے عشق و وفا کے عجیب نظارے ظاہر ہوتے تھے۔

تبرکات نبوی

آپ کمال ادب اور شوق سے حضور کے تبرکات جمع کرنے کی سعی کرتے اور ان کی حفاظت فرماتے تھے۔ جب آنحضورؐ بال کٹواتے تو ابو طلحہؓ وہ پہلے شخص تھے جو تبرک کی خاطر آپؐ کے بال حاصل کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الوضوء)

خود رسولؐ اللہ کو ابو طلحہؓ کی اس خواہش اور تمنا کا احترام ہوتا تھا چنانچہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے بال کٹوائے تو آدھے سر کے بال تو دیگر صحابہ نے لئے کسی کے حصہ میں ایک اور کسی کے دو بال آئے پھر حضورؐ نے ابو طلحہؓ کو یاد فرمایا اور دوسرے نصف حصہ سر کے سارے بال ان کو عطا فرمائے۔

ابو طلحہؓ کے گھر میں یہ بال ام سلیمؓ نے شیشی میں محفوظ کر کے رکھے تھے جو دیر تک محفوظ رہے۔ اور پورا گھرانہ اس سے برکت حاصل کرتا رہا۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 3 ص 505)

حضرت ابو طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ایک پیالہ بھی تبرکاً" سنبھال کے رکھا ہوا تھا۔ جو شکستہ ہونے کے بعد لوہے کی تار سے جڑا تھا۔ حضرت انسؓ نے ایک دفعہ یہ خواہش ظاہر کی کہ لوہے کی تار کی بجائے سونے یا چاندی کی تار سے اس پیالے کا حلقہ باندھا جائے۔ حضرت ابو طلحہؓ نے یہ بھی گوارا نہ کیا اور انسؓ کو یہ کہہ کر روک دیا کہ نبی کریم ﷺ کی بنائی ہوئی چیز میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کرنی۔ گویا اس متبرک پیالے کو ویسا ہی رہنے دو جیسا ہم نے نبی کریمؐ سے پایا۔ چنانچہ حضرت انسؓ نے ایسا ہی کیا۔

(بخاری کتاب الاشربہ)

مہمان نوازی

مدینہ کے ابتدائی دور کے کٹھن اور مشکل حالات میں رئیس مدینہ ابو طلحہؓ اور ان کے خانوادے نے جس طرح نبی کریم ﷺ کی تائید و نصرت کی توفیق پائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے' اسی پر آشوب دور کا تذکرہ ہے' ایک دن ابو طلحہ نے ام سلیم سے آکر کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی آواز میں ضعف محسوس کیا ہے جو مسلسل فاقہ کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کیا تمہارے پاس گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ ام سلیم نے اثبات میں جواب دیا بلکہ جَو کی کچھ روٹیاں ایک کپڑے میں لپیٹ کر آپ نے حضرت انسؓ کو رسول کریم ﷺ کے پاس بھجوایا' حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کے پاس مسجد نبوی میں حاضر ہوا آپؐ صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے اور سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود ہی استفسار فرمایا کہ کیا ابو طلحہؓ نے تمہیں کھانے کی کوئی چیز دے کر بھجوایا ہے۔ حضرت انسؓ نے عرض کیا جی حضور۔ رسولؐ اللہ نے تمام حاضرین مجلس سے فرمایا چلو (ابو طلحہ) کے گھر چلیں، میں نے آگے جا کر ابو طلحہؓ کو خبر کی کہ رسولؐ اللہ صحابہ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ابو طلحہ نے ام سلیم سے فکرمندی میں بات کی کہ رسولؐ اللہ تو لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانا پیش کرنے کا مناسب انتظام نہیں ہے۔ ام سلیم نے کمال توکل سے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں' تب ابو طلحہ رسولؐ اللہ کے استقبال کے لئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور حضورؐ کو خود اپنے ساتھ لے کر آئے۔ حضورؐ نے آتے ہی ام سلیم سے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے کر آؤ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں۔ رسول کریم ﷺ کے حکم پر ان روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے گئے اور ام سلیم نے اپنے ایک گھی کے برتن میں پڑا کچھ گھی نکال کر ان پر ڈالا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پر دعا کی اور فرمایا کہ دس دس کر کے صحابہ اندر آتے جائیں اور کھانا کھاتے جائیں۔ اس طرح موجود تمام حاضرین نے کھانا تناول کیا جن کی تعداد ستر' اسیؐ کے قریب تھی۔

(بخاری کتاب الاطعمہ)

اس واقع سے جہاں ابو طلحہؓ کی محبت و ادب رسولؐ اور ام سلیم کے توکل علی اللہ کا اندازہ ہوتا ہے وہاں نبی کریم ﷺ کی سیرت کا یہ خوبصورت پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ فاقہ کی

حالت میں بھی تنہا کھانا کھانا پسند نہیں فرمایا جب تک اپنے فاقہ زدہ غلاموں کو بھی ساتھ شامل نہ کرلیا' اور ابو طلحہؓ کے چند روٹیاں بھجوانے کا ایسا لحاظ کیا کہ ان کے گھر تشریف لے جاکر انہی روٹیوں سے نہ صرف تمام صحابہ کی مہمان نوازی کروائی بلکہ سب کو ابو طلحہ کے لئے دعاؤں کا موقع بھی بہم پہنچایا اور یوں صحابہ کے مابین اخوت و مودت کی ایک خوشگوار فضا قائم فرمائی۔

ایثار

ابو طلحہ اور ان کے خاندان کو ایسی مہمان نوازی کی سعادت ان کے ایثار اور اہل خانہ کے خلوص کے باعث میسر آتی ہی رہتی تھی۔ چنانچہ ایک اور موقع پر نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا آپ نے سب سے پہلے تو اپنے گھر ازواج مطہرات کے ہاں پیغام بھجوایا کہ مہمان نوازی کا کچھ انتظام کریں۔ اتفاق سے اس تنگی و فاقہ کے زمانہ میں کسی گھر سے بھی کچھ میسر نہ آیا اس کے باوجود نبی کریم ﷺ نے اکرام ضیف کا بندوبست کرنے کے لئے صحابہ کو تحریک فرمائی کہ کون اس مہمان کو اپنے گھر لے جاکر خاطر تواضع کر سکتا ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے بخوشی اس کی حامی بھرلی اور گھر جاکر اپنی اہلیہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان آیا ہے اس کی ضیافت کا اہتمام کریں۔ انہوں نے اپنی بے چارگی کا ذکر کیا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے لئے معمولی سا کھانا ہے۔ لیکن ان ایثار پیشہ میاں بیوی نے یہ خوبصورت تدبیر کی کہ بچوں کو بھوکے سلا دیا جائے اور کھانا تیار کرکے مہمان کی خدمت میں پیش کیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عین کھانے کے وقت گھر کی مالکہ چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھیں اور اسے گل کردیا تاکہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھالے اور اس طرح خود میزبان کھانے میں عملاً شریک نہ ہوئے مگر مہمان کے اعزاز اکرام کی خاطر ظاہر یہی کرتے رہے کہ گویا وہ کھانے میں شریک ہیں۔ اور خالی منہ ہلاتے ہوئے مچاکے لیتے رہے اور رات فاقہ سے گزاری اور رسول اللہؐ کے مہمان کی مہمان نوازی میں فرق نہ آنے دیا۔ صبح جب ابو طلحہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ رات مہمان کے ساتھ جو سلوک تم لوگوں نے کیا خدا تعالیٰ بھی اس پر خوش ہوکر مسکرا رہا تھا اور تمہاری یہ ادائیں اسے بہت پسند آئیں صحابہؓ رسولؐ کے ایثار کا یہی وہ مضمون ہے جو قرآن شریف میں سورۃ الحشر آیت 10 میں بیان ہوا ہے یعنی خدا کے وہ مومن بندے اپنے نفسوں پر اپنے بھائیوں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود تنگی سے کیوں نہ ہوں۔

(بخاری کتاب المناقب)

صبر و رضا

حضرت ابو طلحہ اور ان کی اہلیہ صبر و رضا کے بھی پیکر تھے اور اس میدان میں بعض ایسے عجیب نمونے صبر کے میاں بیوی سے ظاہر ہوئے کہ عام حالات میں ان پر یقین کرنا ممکن نظر نہیں آتا مگر فی الحقیقت ایسے واقعات رونما ہوئے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت ابو طلحہ کا بیٹا شدید بیمار تھا انہیں گھر سے باہر کسی کام سے جانا پڑا۔ دریں اثناء بچہ بقضائے الٰہی فوت ہوگیا۔ رات گئے واپس آکر ابو طلحہ نے بچے کا حال پوچھا آپ کی اہلیہ ام سلیم نے کمال صبر و رضا کے ساتھ یہ ذو معنی جواب دیا کہ بچہ پر سکون ہے اور مجھے امید ہے کہ اسے مکمل آرام ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے اس سے ظاہری صحت کا مفہوم مراد لیا اور میاں بیوی نے خلوت میں رات بسر کی۔ ابو طلحہ اگلی صبح جب نماز کے لئے مسجد نبوی جانے لگے تو ام سلیم نے کہا کہ دراصل اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت ہم سے واپس لے لی ہے اور بچہ کے پر سکون ہونے سے میری یہی مراد تھی ابو طلحہ اس پر بہت تلملائے اور نبی کریمؐ کی خدمت میں جاکر شکایتاً عرض کیا کہ ام سلیم نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے آج رات کے ملاپ میں برکت ڈالے گا' چنانچہ حضرت ام سلیم کے صبر و رضا کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی مقبول ٹھہری اور ان کی اولاد میں ایسی برکت پڑی کہ دس بیٹے ہوئے اور سب کے سب قرآن کے حافظ تھے۔

(بخاری کتاب الادب)

نبی کریم ﷺ کو ابو طلحہ اور ان کی قوم سے جو محبت و الفت تھی اس کا اندازہ اس پیغام سے خوب ہوتا ہے جو حضور ﷺ نے بوقت وفات ابو طلحہ کو دیا فرمایا اپنی قوم کو میرا سلام پہنچانا بلاشبہ آپ کی قوم مجسم صبر و رضا ہے۔ (آنحضورؐ نے عنان صبر یعنی صبر کی لگامیں کے الفاظ استعمال کئے یعنی انصار ایسی قوم ہے کہ جہاں روکو رک جاتے ہیں صبر جمیل کی اس سے اعلیٰ تصویر کشی اور کیا ہو سکتی ہے)

(اسد الغابہ زیر زید بن سہل)

مالی قربانی

حضرت ابو طلحہؓ مدینہ کے مالدار رئیس تھے مالی قربانی کے میدان میں بھی آپ کسی سے پیچھے نہ تھے بلکہ قربانی کا اعلیٰ ذوق تھا۔ چنانچہ بعض ایسی تاریخی اور مثالی قربانیوں کی توفیق آپ نے پائی ہے جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

مسجد نبوی کے سامنے حضرت ابو طلحہؓ کا کھجوروں کا ایک قیمتی باغ تھا جو "بیرحاء" کے نام سے مشہور تھا نبی کریم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاکر گاہے آرام فرماتے اور اس کے پھل اور تازہ پانی سے لطف اندوز ہوتے جب قرآن شریف کی یہ آیت اتری (آل عمران:93) کہ کامل نیکی یہ ہے کہ تم وہ چیز خرچ کرو جو تمہیں زیادہ دل پسند اور محبوب ہے۔ حضرت ابو طلحہؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مالی قربانی کے بارہ میں یہ ہدایت دیتا ہے اور میرا سب سے قیمتی اور پیارا باغ "بیرحاء" ہے۔ آج میں یہ باغ اللہ کے نام پر صدقہ کرتا ہوں۔ اور خدا سے اس کے اجر و ثواب کا امیدوار ہوں۔ آپ جیسے پسند فرمائیں اسے استعمال میں لائیں رسول کریم ﷺ اس عظیم قربانی پر بہت خوش ہوئے اور ابو طلحہ سے فرمایا کہ واہ واہ! یہ تو بہت نفع بخش سودا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے وہ باغ ابو طلحہؓ کے غریب رشتہ داروں میں تقسیم کروا دیا' فرمایا ہم نے یہ صدقہ قبول کیا اب آپ اپنے مستحق رشتہ داروں میں تقسیم کردیں۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ و کتاب الوصایا)

جاری ہے

محمد ہادی صاحب

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی چند خوشکن یادیں

سال 1975ء میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے جب مغربی افریقہ کا دورہ کیا تو سیرالیون بھی تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے جناب امیر صاحب مولوی بشیر احمد شمس' مربیان جماعت' احمدیہ سکولوں کے اساتذہ کرام اور خاکسار سیرالیون کی ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ خاکسار اس وقت احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کا قائم مقام پرنسپل اور پاکستان فورم آف سیرالیون کا صدر تھا۔

محترم چوہدری صاحب جب جہاز سے نیچے اترے تو چال میں چست تھے اس وقت ان کی عمر 80 برس سے زیادہ تھی۔ عمر کے اس حصہ میں انہوں نے یہ دورہ اکیلے خوش اسلوبی سے سرانجام دیا تھا اور ان میں یہ احساس تک نہ تھا کہ اس طویل سفر میں انہیں سہارے یا مدد کی ضرورت تھی۔

ایئرپورٹ سے فری ٹاؤن شہر تک پہنچنے کے لئے سمندر کا راستہ پار کرنے کے لئے ہم لوگ فیری (Ferry) میں بیٹھے تھے اس وقت سیرالیون جماعت کا اخبار کریسنٹ (Crescent) شائع ہوا کرتا تھا جس کی اشاعت کا انتظام سہولتیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے معیاری نہ تھا۔ تاہم یہ کوشش کی گئی تھی کہ اخبار میں محترم چوہدری صاحب کی آمد کی خبر بہترین انداز میں شائع کی جائے۔ چنانچہ اس روز کے اخبار میں محترم چوہدری صاحب کو اخبار کے پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں خوش آمدید کہا گیا۔ جب فیری کے ایک کمرہ میں محترم چوہدری صاحب تشریف فرما تھے اس وقت جناب امیر صاحب نے ہمیں اشارہ کیا کہ کریسنٹ اخبار محترم چوہدری صاحب کے ٹیبل پر ان کے سامنے رکھ دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن محترم چوہدری صاحب نے ایک نظر اخبار پر ڈالنے کے بعد نظر دوسری طرف پھیرلی۔ اس خیال سے کہ انہوں نے اپنے استقبال کی خبر شاید دیکھی نہ ہو دوبارہ یہ اخبار ان کے سامنے کر دیا گیا محترم چوہدری صاحب نے ایک دو سیکنڈ کے لئے نظر اس پر ڈالی اور فرمایا "اس میں تو غلطیاں بہت ہیں میں اسے کیا پڑھوں" بعد میں محترم چوہدری صاحب نے جناب امیر صاحب کو اس اخبار کی اشاعت کے سلسلہ میں توجہ دلائی کہ اخبار کو حتی الامکان غلطیوں سے پاک ہونا چاہئے۔

محترم چوہدری صاحب کے اس سات روزہ دورۂ سیرالیون کے دوران فری ٹاؤن کے ہوٹل پیراماؤنٹ میں جب ہم کھانا کھا رہے تھے تو ایک استاد نے محترم چوہدری صاحب سے کسی موضوع پر گفتگو شروع کی۔ استاد صاحب کا انداز بیان ایسا تھا کہ اس میں کچھ انگریزی اور کچھ اردو تھی۔ اس پر محترم چوہدری صاحب فوراً بولے "آپ بے شک ایک ہی زبان میں بات کریں میں سمجھ لوں گا"۔

ہومیو پیتھی کے بارہ میں ایک بار محترم چوہدری صاحب سے سوال کیا گیا کہ آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے تو آپ نے فرمایا "میں خود نیلسن کمپنی انگلینڈ کی ہومیو پیتھی ادویات استعمال کرتا ہوں اور ان سے فائدہ ہوتا ہے"۔

ایک دفعہ پریس رپورٹرز کی میٹنگ میں محترم چوہدری صاحب سے ایک سوال کیا گیا کہ آپ کی صحت اور درازئ عمر کا راز کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا "کم خوری" آپ کو ڈائننگ ٹیبل پر ہم نے کھانا کھاتے دیکھا تو آپ ہر ڈش جو آپ کے سامنے پیش کی جاتی اس میں سے تھوڑی سی مقدار اپنی پلیٹ میں ڈالتے اور اتنا ہی ڈالتے جتنا آپ نے کھانا ہوتا تھا۔ انکی پلیٹ میں کھانا بچتا نہیں تھا۔

محترم چوہدری صاحب کی پابندی وقت کے ضمن میں مجھے یاد ہے کہ فری ٹاؤن کی بیت الاحمدیہ میں جب آپ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تو یہ ریڈیو سیرالیون پر براڈ کاسٹ ہوا۔ پروگرام کے مطابق آپ کو آدھے گھنٹہ کے خطبہ کا وقت دیا گیا تھا۔ آپ نے پورے ایک بجے خطبہ شروع کیا اور بغیر گھڑی کی طرف دیکھے پورے ڈیڑھ بجے خطبہ ختم کردیا۔ میں چونکہ ان کے قریب بیٹھا تھا اس لئے وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ نے گھڑی کی طرف نہیں دیکھا تھا اور نہ وقت پوچھا تھا۔

ایک موقعہ پر محترم چوہدری صاحب کے سامنے ان کے جوتے رکھے گئے تاکہ وہ پہن لیں تو آپ نے ناپسند فرمایا اور کہا کہ میں خود پہن لوں گا۔ ایک موقع پر جب آپ کرسی سے اٹھنے لگے تو آپ کو تھامنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا "اسکی ضرورت نہیں"۔

محترم چوہدری صاحب کے ساتھ میر حبیب احمد صاحب بطور سیکرٹری تعین کئے گئے تھے۔ میر صاحب نے سیرالیون کے متعلق تمام ضروری معلومات مہیا کر رکھی تھیں کہ اگر محترم چوہدری صاحب سیرالیون کے متعلق کوئی بات پوچھیں تو تسلی بخش جواب دیا جاسکے۔ لیکن میر صاحب نے

باقی صفحہ 7 پر

طب و صحت

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ہارٹ اٹیک اور کینسر کے بعد فالج

تیسری مہلک بیماری

ہارٹ اٹیک اور کینسر کے بعد فالج تیسری خطرناک بیماری بیان کی جاتی ہے فالج دراصل دماغ کی بیماری ہے۔ دماغ کو خون پہنچانے والی نالی بند ہو جاتی ہے یا پھٹ جاتی ہے جس کی وجہ سے دماغ کا ایک حصہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ جب یہ حصہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے تو جسم کے جو جو حصے دماغ کے اس حصے سے کنٹرول ہوتے ہیں وہ بھی کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ عام طور پر جسم کا دایاں یا بایاں حصہ مفلوج ہو جاتا ہے۔

پاکستان میں سالانہ دو لاکھ افراد اندازاً اس بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں کل مریضوں کی تعداد پندرہ لاکھ کے قریب ہے اس مرض کی بنیادی وجہ شوگر اور بلڈ پریشر کی بیماریاں ہیں۔ اگر ان بیماریوں کا خاطر خواہ علاج نہ کروایا جائے تو ان کی زیادتی کی وجہ سے دماغ میں خون کی باریک نالیاں متاثر ہوتی ہیں۔ جو بالکل بال کی طرح ہوتی ہیں۔ اس سے جسم میں کمزوری آجاتی ہے اور انسان کی ذہنی صلاحیتیں آہستہ آہستہ مفلوج ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ یادداشت اور ذہنی صلاحیتیں متاثر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

علامات

فالج کے اٹیک سے قبل مختلف علامتیں ظاہر ہوتی ہیں جن کا نوٹس لینا چاہئے اور فوری طور پر نیورولوجسٹ کے پاس جانا چاہئے۔ مثلاً کبھی کبھار آنکھوں کے آگے اندھیرا آگیا۔ چند لمحوں کے لئے فالج ہو گیا۔ زبان میں لکنت آگئی۔ پھر خود ہی ٹھیک ہو گئی۔ اگر یہ علامات جاری رہیں تو پھر سمجھ لیں کہ سٹروک ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے جیسے ہی آنکھوں کے آگے اندھیرا آئے آپ نیورولوجسٹ کے پاس جائیں' اس کے بعد سرجن کا رول آتا ہے۔ اگر خون کی نالی صاف ہو جائے تو 96 فیصد لوگ دوبارہ حملے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن احتیاط آپ کو پھر بھی کرنا ہو گی۔ کولیسٹرول کو کنٹرول میں رکھیں۔ اور اس کا لیول 200 سے کم ہونا چاہئے۔ دو سو پر رسک شروع ہو جاتا ہے۔ آئیڈیل کولیسٹرول لیول 180/170 ہے اور 160 سے کم بھی نہ ہو۔ شوگر اور بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھا جائے۔ اور سگریٹ نوشی سے پرہیز کیا جائے۔ ہمارے ملک میں دل کی بعض بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے خون کے لوتھڑے بھی دماغ میں جا سکتے ہیں جس سے فالج ہو سکتا ہے۔

دوبارہ حملہ

ایک دفعہ فالج کے حملے کے بعد اس بات کے امکانات موجود رہتے ہیں کہ دوبارہ فالج کا اٹیک کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی خون کی نالیاں تنگ ہوتی ہیں۔ ان کی خون کی نالیاں کھولی نہیں جا سکتیں۔ اس لئے دوبارہ حملے کا امکان موجود رہتا ہے۔ اس لئے خون کی جو نالیاں ایک مرتبہ تنگ ہو چکی ہوتی ہیں۔ ان کو تو ہم مکمل طور پر کھول نہیں سکتے۔ البتہ کچھ ایسی احتیاطیں ہیں جن کے ذریعہ مزید بچت ہو سکتی ہے۔ ان میں سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز' بلڈ پریشر کا کنٹرول اور شوگر کے مریضوں میں شوگر کے متعلق تمام احتیاطوں پر عمل اور اس کا بھی مکمل کنٹرول سب سے اولین احتیاطیں ہیں۔ کھانے کے سلسلے میں گھی اور تیل کھانے سے پرہیز کریں۔ خاص طور پر گھی کا استعمال بالکل نہ کریں۔ اس کی بجائے سرسوں کا تیل لیکن وہ بھی کم کم استعمال کرنا چاہئے۔ موٹاپا بھی خطرے کی علامت ہے۔ خاص طور پر جن لوگوں کے پیٹ بڑھے ہوئے ہوں ان پر فالج کے حملے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ ٹینشن یعنی ذہنی دباؤ اگر بہت زیادہ ہو تو فالج کا حملہ ہو سکتا ہے۔

صبح کی سیر بہت ساری بیماریوں کو روکنے میں مد ہوتی ہے۔ سیر کرنے سے دل کی بیماری کے 25 سے 30 فیصد امکانات کم ہو جاتے ہیں اور فالج کے حملہ سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

حمل کی حالت میں بعض عورتوں کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور شوگر کا مرض بھی لاحق ہو سکتا ہے اس لئے حاملہ عورتوں کو دوران حمل ان دونوں مرضوں کے لئے باقاعدہ چیک اپ کرواتے رہنا چاہئے۔ اس طرح حاملہ عورتوں میں خون کے منجمد ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اس کے لئے پانی کا استعمال زیادہ ہونا چاہئے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی ایک رپورٹ کے مطابق کھانے میں چکنائی والی اشیاء کی شرح تیس فی صد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ دس فی صد گھی' مکھن وغیرہ ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ سو گرام گوشت میں 7 گرام چکنائی چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ ناشتہ میں حلوہ پوری' گردے کپورے' یا سری پائے کھانا بیماریوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے یہ تمام کھانے بہت زیادہ مرغن ہوتے ہیں۔

کولیسٹرول

کولیسٹرول کے بارے میں پتہ ہونا چاہئے کہ 70 فیصد سے زیادہ کولیسٹرول ہمارا جگر خود بناتا ہے۔ کولیسٹرول دو قسم کا ہوتا ہے۔ دوست کولیسٹرول یعنی HDL اور دشمن کولیسٹرول یعنی LDL سیر سے دوست کولیسٹرول بڑھتا اور دشمن کولیسٹرول میں کمی ہوتی ہے۔ سیر کا عرصہ کم از کم آدھ گھنٹہ ضرور ہونا چاہئے۔ سیر ایسی ہو جس سے آپ کو پسینہ آئے' دل کی دھڑکن تھوڑی سی تیز ہو اور سانس پھولے۔

پاکستان میں 50 سال کی عمر کے بعد 57 فیصد لوگوں کو بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور اب تو دیہات میں بھی اس مرض کی شرح کافی بڑھنے لگی ہے۔

تیس سال کی عمر کے بعد سال میں ایک مرتبہ ضرور اپنا میڈیکل چیک اپ کروانا چاہئے۔ خاص طور پر ان لوگوں کو جن کا بلڈ پریشر اور شوگر لیول بارڈر لائن پر ہو ان کو اپنا چیک اپ کراتے رہنا چاہئے۔ اسی طرح جن خاندانوں میں بلڈ پریشر اور شوگر کی ہسٹری ہو انہیں بھی اپنا چیک اپ کرانا چاہئے۔ اس کے علاوہ پیدل چلنا بھی کافی فائدہ مند رہتا ہے۔

امریکہ اور مغربی ممالک میں پچھلے پچاس برسوں میں اس بیماری پر حیرت انگیز حد تک قابو پا لیا گیا ہے۔ اور اس عرصہ میں شرح اموات چار گنا کم ہو گئی ہیں اور اسی طرح نئے فالج کے مریض پہلے کی نسبت ایک تہائی (1/3) رہ گئے ہیں۔ اور اس کامیابی کی بڑی وجہ بلڈ پریشر پر مکمل کنٹرول' غذائی تبدیلیوں سے خون کی چربی اور کولیسٹرول کی کمی' ورزش کا رجحان اور سگریٹ نوشی میں کمی ہے۔

ورزش

ایک بار فالج کا حملہ ہو جائے تو پھر اس کا علاج بالکل شروع کے چند گھنٹوں اور دنوں میں ہی ممکن ہے۔ اور اگر فالج کے حملہ پر چند ہفتے گزر جائیں تو پھر اس کا علاج صرف مریض کی دیکھ بھال اور مناسب ورزش ہے۔ ہمارے ملک میں اس مرض کے متعلق معلومات بہت کم ہیں اور اکثر حملہ کے بعد زیادہ زور یخنی پلانے' گرم تاثیر کی خوراک کھلانے' مریض کو ائرکنڈیشن اور پنکھے سے بچانے اور مالش کرنے پر صرف ہوتا ہے حالانکہ یہ سب چیزیں اکثر نقصان دہ ہوتی ہیں۔ چاہئے یہ کہ مریض کو روزانہ نہلایا جائے' اسے ٹھنڈی جگہ رکھیں' ہلکا زود ہضم کھانا کھلائیں۔ اور دن میں چار پانچ بار ہلکی ورزش کروائیں۔ فالج کے حملے پر دو تین ماہ گزر جائیں تو پھر مریض کی بہتری بہت کم ہو جاتی ہے اور ایسی صورت میں تمام توجہ اس بات پر مرکوز ہونی چاہئے کہ اب دوسرا حملہ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ فالج کے مریضوں پر دوسرا یا تیسرا حملہ بھی اکثر ہوتا ہے۔ آئندہ کے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ بلڈ پریشر اور شوگر کا باقاعدگی سے علاج کریں اور ایک گولی ڈسپرین روزانہ باقاعدگی سے مریض کو کھلائیں۔ ڈسپرین ایک بہت موثر' ارزاں اور مفید دوائی ہے اس سے خون جمتا نہیں اور خون کی رگیں صاف رہتی ہیں۔ جنرل ہسپتال لاہور میں اس مرض سے متعلق خاص ٹیسٹوں کی مشینیں سالہا سال سے کام کر رہی ہیں اور وہاں ان تمام امراض کی سرجری کے لئے خاطر خواہ سہولیات موجود ہیں۔

☆......☆......☆......☆

تبصرہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

مدیر اعلیٰ: حسن محمد خان
نگران: نسیم مہدی امیر و مشنری انچارج
زبانیں: اردو۔ انگریزی
شمارہ: اگست و ستمبر 1998ء

احمدیہ گزٹ کینیڈا جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی تربیتی اور دینی مجلہ ہے۔ زیر نظر شمارہ اگست و ستمبر 1998ء کا پرچہ ہے۔ اردو حصے کے 28 صفحات ہیں جبکہ انگریزی حصے کے 35 صفحات ہیں اس شمارے کی خاص بات جلسہ سالانہ کینیڈا کی تفاصیل ہیں۔ جن اخبارات نے اس جلسے کی خبریں دی ہیں ان کے تراشے شائع کئے گئے ہیں۔ ان اخبارات کی تعداد 8 ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا کے وزیر اعظم اور صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ کے تہنیتی پیغامات کے عکس بھی شائع کئے گئے ہیں۔

اس شمارے کی ایک خاص بات اس جلسے کی رنگین تصاویر ہیں جو آٹھ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس میں جلسہ کے مختلف مقررین اور حاضرین کی تصاویر اور غیر از جماعت مقامی کینیڈین اعلیٰ اہلکاروں کی تصاویر کے علاوہ جلسہ کے انتظامات آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کنٹرول روم' لنگر خانہ' طبی امداد کا خیمہ جو کینیڈا کی ریڈ کراس سوسائٹی نے قائم کیا اور اس میں خون کا عطیہ دیتے ہوئے خدام کی تصاویر اور پارکنگ لاٹ کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔

دیگر مضامین میں اردو حصہ میں قرآن' حدیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ' محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کا تحقیقی مقالہ تاریخ پاکستان کا ایک فراموش شدہ باب' ڈاکٹر عبدالرشید خان ہالینڈ کا مضمون احیائے موتی کا ایک حیرت انگیز نشان' جماعت احمدیہ کینیڈا کے بائیسویں جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ' محترم چوہدری محمد علی صاحب کی نظم' جماعت احمدیہ ٹورانٹو ایسٹ مرکز کا افتتاح' ڈاکٹر محمد سعید آف سرگودھا کا ذکر خیر' اور اعلانات شامل ہیں۔

انگریزی حصہ میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے بعد ریاضی اور فلکیات میں مسلمانوں کی خدمات' از زکریا ورک صاحب' ہستی باری تعالیٰ از ایس ایم شہاب صاحب' موسم سرما کی وارننگ' بلاس فیمی از قرآن مجید از بریگیڈئر (ر) نذیر احمد' مجلس اطفال الاحمدیہ کی ایک رپورٹ از مبشر احمد خالد' اور ہندوستان میں بچوں کی ہلاکت از بارک زئی صاحب' طبی معلومات پر مشتمل مضمون آرتھرائٹس کیا ہے۔

انگریزی حصہ کا سرورق جلسہ کینیڈا کی مارکیز کی تصویر ہے جبکہ اردو حصہ کا سرورق جلسہ سالانہ کے حاضرین کی تصویر سے مزین ہے۔

(ی-س-ش)

☆......☆......☆......☆

ڈاکٹر ایم آر جالب صاحب

بھگت کبیر

پندرھویں صدی عیسوی کی بات ہے جب ہندوستان کے چند حصوں پر سکندر لودھی کی حکومت تھی۔

یہ زمانہ غریبوں اور کم درجہ کے لوگوں میں افراتفری کا زمانہ تھا۔

غربت کا رجحان اندھے عقیدوں کی طرف بڑھ رہا تھا' اسی دور میں آج سے تقریباً 600 سال قبل ایک مست طبیعت کا مالک اور صاف گو بھگت کبیر پیدا ہوا۔

بھگت کبیر کے پیرو کاروں کی اکثر تعداد اس حقیقت پر متفق ہے کہ 1398ء میں بنارس کے شہر "کاشی" میں ایک بے اولاد جوڑا نیرو اور نیما نامی رہتا تھا۔ ان کو ایک دن صبح سویرے جمنا ندی کے کنارے پر ایک نومولود بچہ بھگت کبیر پڑا ہوا ملا۔

کاشی کے لوگ اکثر مسلمان تو ہو چکے تھے لیکن پھر بھی یوگیوں کا اثر ان پر نمایاں تھا بہرحال دوسروں کا تو علم نہیں لیکن کوری قبیلہ کے اس مسلمان جوڑے کی ہندو اور مسلمان ایک جیسی عزت کیا کرتے تھے۔

کبیر ان کوریوں کے پاس پل کر جوان ہوا۔

کبیر نے "لوئی" نام کی ایک لاوارث عورت سے شادی کر لی' جس میں سے کمالو اور کمالی نام کا ایک بیٹا اور بیٹی پیدا ہوئے۔

کہتے ہیں کہ بھگت کبیر ایک ان پڑھ انسان تھا اور جولاہے کا کام کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا۔

بھگت کبیر 28 سال کی عمر میں "بابا گرونانک" سے ملے 120 سال کی عمر پانے کے بعد آپ 1518ء میں "مگھر" شہر میں وفات پا گئے۔

ان کی وفات پر ان کے جسد خاکی پر مسلمان اور ہندوؤں کا آپس میں تنازعہ بھی ہوا۔

وفات کے بعد آپ کے چیلوں نے "دھرم داس" میگوار چھتیس گڑھ میں "کبیر پنتھ کی" شاخ کھولی اور سرت گوپال کاشی آپ کا جانشین ہوا۔

بھگت کبیر کا نظریہ

بھگت کبیر طبیعت میں سادہ' بے خطر صاف گو انسان تھے' وہ خیالات کی آزادی کے قائل تھے۔

ذات' پات کا فرق' ہندو مسلم نفرت' اندھے عقیدے' مورتی کی پوجا اور بیرونی شان و شوکت کے سخت مخالف تھے۔

انہوں نے بچپن ہی سے ناتھ یوگیوں کی روحانی ریاضت کا طریقہ سیکھ لیا تھا۔

بھگتی مارگ کے بانی لیڈر سوامی رامانند کے چیلے بننے کے باعث انہیں یوگ کی راہ کی خشکی اور بھگتی کے راستے کی لذت کا احساس ہوا۔

انہوں نے یوگ کی مشقوں اور بھگتی مارگ کی پریم راگ کو ملا کر ایک نیا "سنت مارگ" تخلیق کر لیا۔

سنت مارگ کو ست واد بھی کہتے ہیں اس کے چند زریں اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

1- خدا کا لطیف ترین تصور
2- گرو بنانے کی ضرورت
3- انسان کو خدا کی جوت سمجھنا
4- ست سنگ (راگ کرنا)
5- ویراگ (روحانی ریاضت) کرنا
6- نفس کی نفی کرنا
7- گوشت خوری ترک کرنا
8- ذات پات کا خاتمہ
9- محنت کر کے کمائی کھانا
10- انسانوں اور جانوروں پر رحم کرنا۔

بھگت کبیر صاحب ہربات کو علی الاعلان اور پوری طاقت سے کہنے کے عادی تھے' اسی وجہ سے برہمن' پنڈت' قاضی اور ملّاں ان کے ہمیشہ مخالف رہے ہیں۔

مذہبی ٹھیکیداروں کی طرف سے ان پر "خدا" بننے کا الزام لگا' اس وقت کے حکمران سکندر لودھی کے حکم کے تحت بھگت کو محل میں طلب کر کے ہاتھ پیر باندھ کر گنگا ندی میں ڈبو دیا گیا۔

دوسری مرتبہ آگ میں جلایا گیا اور ہاتھی کے پاؤں کے نیچے روندا گیا بھگت کبیر صرف ایک ہی جملہ کہتے رہے کہ میں ایک خدا کے سوا کسی دوسرے خدا کو کبھی بھی سلام نہیں کر سکتا۔

بھگت صاحب اندھے عقیدوں کے تو اتنے مخالف تھے کہ جب انہیں علم ہوا کہ چند لوگوں نے یہ عقیدہ بنایا ہے کہ جو شخص "کاشی" شہر میں مر گیا وہ سیدھا جنت میں جائے گا تو بھگت صاحب وفات سے پہلے کاشی چھوڑ کر "مگھر" چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔

★.......★.......★.......★

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31982 میں جلال بی بی بیوہ ملک سلطان علی صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت تقریباً 38ء ساکن چک نمبر 491/E.B ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ 4 کنال 3 مرلہ واقع چک نمبر 491/E.B مالیتی۔ 62250/- روپے۔ 2- بارانی زمین برقبہ ایک کنال 15 مرلہ واقع چک بھرتانوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی۔ 18750/- روپے۔ 3- سکنی مکان چک نمبر 491/E.B سے میرا حصہ مالیتی۔ 3000/- روپے۔ اور زیورات طلائی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔ 6000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 500/- روپے ماہوار بصورت خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ 500/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جلال بی بی چک نمبر 491/E.B ضلع وہاڑی گواہ شد نمبر1 ملک ظفر محمود وصیت نمبر27942 گواہ شد نمبر2 محمود احمد منیب وصیت نمبر20729۔

مسل نمبر31983 میں مسرت بیگم زوجہ گلزار احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی 24 گرام مالیتی۔ 13000/- روپے۔ 2- ایک راس بھینس مالیتی۔ 20000/- روپے۔ 3- بینک میں جمع شدہ رقم۔ 10000/- روپے۔ 4- ایک عدد پرانی سلائی مشین مالیتی۔ 1000/- روپے۔ 5- حق مہر ذمہ خاوند محترم۔ 1000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 1500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسرت بیگم ساکن نصرت آباد فارم P/O فضل بھمبرو ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 گلزار احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 منصور احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر31984 میں نصیر احمد ولد نذیر احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد حال جہلم کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 2502/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد بھٹی C.M.H جہلم کینٹ گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن وصیت نمبر18947۔

مسل نمبر31985

I-Dr.M.A.Mazed S/O M.D.Meser Ali Gazi

پیشہ Medical عمر 40 سال بیعت جنوری 1973ء ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- بصورت بانڈز۔ 100000/- ٹکہ - 2- بصورت سرمایہ تجارت۔ 200000/- ٹکہ - اس وقت مجھے مبلغ۔ 20000/- ٹکہ ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Dr.M.A.Mazed ساکن کھلنا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر1 Saleh Ahmad بنگلہ دیش گواہ شد نمبر2 Abdur Razzaque کھلنا بنگلہ دیش۔

مسل نمبر31986 میں طاہرہ تبشیر زوجہ میاں مبشر احمد خالد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیگلری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر ذمہ خاوند محترم۔ C$ 10000/- اور زیورات طلائی 7 تولہ مالیتی۔ C$ 1050/- اس وقت مجھے مبلغ۔ C$ 150/- ماہوار جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ تبشیر کیگلری کینیڈا گواہ شد نمبر1 میاں مبشر احمد خالد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک خالد محمود صدر جماعت احمدیہ کیگلری کینیڈا۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم محمد عارف طاہر صاحب مربی سلسلہ کے والد محترم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف نو کوٹ بعمر 78 سال مورخہ 99-2-9 بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے ہر قربانی میں پیش پیش رہتے تھے اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اپنی اولاد میں سے ایک بیٹے کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کی بھی سعادت پائی۔

ان کی اچانک وفات کا دکھ دہ پہلو یہ بھی ہے کہ ان کی وفات کے وقت چار بڑے بیٹے سنٹرل جیل حیدر آباد میں اسیران راہ مولیٰ ہیں اور وہ ان کی آخری رسومات جنازہ و تدفین میں بھی شامل نہیں ہوسکے۔

مرحوم کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے بعد نماز عصر بیت المہدی میں پڑھائی اور قبرستان نمبر 1 میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب سابق صدر خانیوال و سابق سیکرٹری مال ضلع ملتان مورخہ 99-1-31 بروز اتوار حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں ان کا جسد خاکی ملتان سے ربوہ لایا گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی مرحومہ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب (مرحوم) ابن محترم سلطان محمد صاحب (مرحوم) رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے 70 سال کی عمر پائی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی کا نام خنساء احمد بٹ" سے تبدیل کر کے "اب صالحہ صدف" رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے صالحہ صدف کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

منصور احمد بٹ والد صالحہ صدف
ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ محترم مولانا عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امتہ الواسع ولید مقیم انگلستان تا حال شدید علیل اور خصوصی دعاؤں کی مستحق ہے۔

○ مکرم محمد ارشد کاتب صاحب کارکن نظارت اشاعت کے والد محترم منشی محمد اسماعیل صاحب سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل شفا انٹرنیشنل اسلام آباد میں داخل ہیں جہاں 12- فروری 1999ء کو ان کے کولہے کی ہڈی کا اپریشن متوقع ہے۔

○ عزیز مکرم محمد اشرف جاوید صاحب ابن محمد ارشد کاتب صاحب النور کراچی انجائنا کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ جرمنی حال بوسنیا کی دائیں آنکھ کا اپریشن بوجہ سفید موتیا مورخہ 99-2-13 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا۔

○ مکرم چوہدری سراج دین صاحب سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ چند روز سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر چلے گئے ہیں۔

○ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کی والدہ محترمہ حبیبہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی مسعود احمد صاحب مرحوم کی طبیعت عرصہ دس ماہ سے خراب چلی آرہی ہے۔

○ مکرم افتخار احمد صاحب قائد مجلس شمس آباد تحصیل چونیاں ضلع قصور کا بیٹا بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر تحریک جدید۔ دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کو کراچی میں سڑک پر گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب سے ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہر امراض قلب کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 21- فروری 99ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

نکاح

○ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری سب سے بڑی پوتی عزیزہ فوزیہ کنول بنت عزیزم محمد ادریس محمود آف جرمنی کا نکاح عزیزم شہزاد احمد ولد عبدالقیوم مغل آف ٹاؤن شپ لاہور کے ساتھ پینسٹھ ہزار روپے حق مہر پر میرے مکان "بیت الفضل" واقعہ 17/13 دارالعلوم غربی ب ربوہ پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے مورخہ 99-2-6 کو پڑھا۔ رخصتی کے وقت دعا بھی مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ہی کروائی۔

عزیزم شہزاد احمد خاکسار کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ اقبال بیگم صاحب کا بیٹا ہونے کے ناطے خاکسار کا سگا بھانجا ہے۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری کلیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب کینیڈا کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ ماریہ ایاز صاحبہ بنت مکرم چوہدری ایاز احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ بعوض مبلغ ۔/۴۰۰۰ ڈالر کینیڈین حق مہر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب ربوہ نے مورخہ 99-1-21 کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بہت ہی بابرکت فرمائے۔

نکاح و تقریب شادی

○ عزیز رانا اسد رضوان احمد صاحب کارکن وکالت علیاء تحریک جدید ابن مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ (محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ) کا نکاح مورخہ 99-1-8 کو ہمراہ عزیزہ فوزیہ طاہر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد طاہر صاحب سرسید ٹاؤن فیصل آباد سے مبلغ ۔/30000 روپے حق مہر پر مکرم سید سعادت احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الفضل فیصل آباد میں پڑھا۔

مورخہ 99-1-24 بروز اتوار شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

ضلعی اجلاس واقفین نو
سانگھڑ

○ مورخہ 21- جنوری 99ء بروز جمعرات واقفین نو ضلع سانگھڑ کا اجلاس چک نمبر 24 میں منعقد ہوا مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب امیر ضلع نے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت عزیزم مدثر احمد نے کی اور ثمرہ منیر نے حضرت مسیح موعود کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا بعد ازاں واقفات نو اور واقفین نو کا آپس میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروایا گیا واقفات نو نے یہ مقابلہ جیت لیا۔ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب اور مکرم حنیف احمد نوید صاحب کی طرف سے تمام واقفین نو کو انعامات پیش کئے گئے۔ مکرم داؤد احمد بھٹی صاحب مربی ضلع نے بچوں اور والدین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

☆☆☆☆☆

واقفین نو ناروال شہر

مورخہ 15- جنوری بروز جمعہ ناروال شہر کے واقفین نو کا اجلاس بیت الذکر احمدیہ ناروال میں منعقد ہوا۔ مکرم یاسین جلیل صاحب سیکرٹری وقف نو نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بابت واقفین نو پڑھ کر سنائے۔ مکرم نصیر احمد صاحب ورک مربی ضلع نے بچوں اور ان کے والدین کو نصائح سے نوازا۔ اس اجلاس میں 12 واقفین نو 18 والدین اور دو نگران ٹیچرز نے شمولیت کی۔

مورخہ 11- جنوری 99ء کو واقفین نو ناروال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درس القرآن سننے والے 75- افراد کی بیت الذکر میں افطاری کروائی۔

☆☆☆☆☆☆

واقفین نو ساہیوال شہر

○ مورخہ 28- جنوری بروز جمعرات واقفین نو ساہیوال شہر کا اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نمائندہ وکالت وقف نو نے واقفین نو کا انفرادی جائزہ لیا اور والدین کو بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں نصائح کیں اس اجلاس میں 10- واقفین نو 8 والدین اور 3 دیگر احباب نے شرکت کی۔ (وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 4

بتایا کہ "محترم چوہدری صاحب نے بعض سوالات اس قدر باریک نوعیت کے پوچھے کہ میں ان کا تسلی بخش جواب نہ دے سکا"۔

ایک موقع پر میں محترم چوہدری صاحب کے قریب تھا کہ ایک افریقن بنام بشیر ملاقات کے لئے حاضر ہوا جس نے اپنا نام بشیرو بتایا میں نے محترم چوہدری صاحب سے عرض کی کہ اس کا اصل نام بشیر ہے لیکن سیرالیون میں بشیرو پکارتے ہیں۔ اس پر محترم چوہدری صاحب نے فرمایا "مجھے علم ہے" اس طرح کے 10-12 نام مثال کے طور پر بتادیئے۔

سیرالیون کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے محترم چوہدری صاحب کی ملاقات ہوئی تو اس نے آپ کو گریٹ ظفراللہ کہہ کر پکارا اور کہا کہ آپ جیسے بڑے آدمی سے ملنے کی دیرینہ خواہش تھی۔ اس پر محترم چوہدری صاحب نے فرمایا "اب آپ نے دیکھ لیا کہ میں کتنا چھوٹا ہوں"۔

☆ ☆ ☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 11- فروری- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ

12- فروری- غروب آفتاب- 5-54

13- فروری- طلوع فجر- 5-28

13- فروری- طلوع آفتاب 6-52

عالمی خبریں

پاک بھارت جنگ پر واجپائی کا بیان

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے نئی دہلی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھارت پاکستان سے جنگ نہ کرنے کا سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لاہور کے دورے سے خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر جاری مذاکرات کا عمل تیز ہوگا۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا کہ وہ اس دورے میں وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف سے مسئلہ کشمیر پر بھی بات چیت کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ جلد ایک پارلیمانی وفد بھی پاکستان کے خیر سگالی کے دورے پر جمعرات کو اسلام آباد پہنچے گا۔ اس پارلیمانی وفد کے دورے سے ارکان پارلیمنٹ میں مفاہمت پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم بھارت نے کہا کہ ایٹمی ہتھیار پہلے استعمال نہ کرنے کے معاہدہ کی پیشکش ابھی تک برقرار ہے۔

ایران امریکہ تعلقات

بی بی سی نے ایران اور امریکہ کے تعلقات میں بہتری کے امکانات کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا ہے کہ ایران امریکہ تعلقات پر جمی ہوئی برف پگھلتی نظر آ رہی ہے۔ اور صدر خاتمی کے انتخاب کے بعد سے اس ضمن میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ صرف سیاسی قوت فیصلہ کی ضرورت ہے جس سے بداعتمادی کی دیوار کو گرایا جاسکے۔

ایٹمی پلانٹ برآمد کرنے میں روس کی پیش رفت

روس کے ایٹمی توانائی شعبہ کے وزیر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ روس امریکی مخالفت کے باوجود ایران میں ایٹمی پلانٹ ضرور مکمل کرے گا۔ اس کے علاوہ چین میں بھی چار ایٹمی ری ایکٹر تعمیر کئے جائیں گے اور بھارت نے بتایا کہ روس 2000ء تک ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کا سلسلہ بند کر دے گا۔ لیکن بیرونی ممالک میں ایٹمی پلانٹس تیار کرنے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ سلوواکیہ' بلغاریہ' چیک جمہوریہ' قازقستان اور یوکرائن کے شہروں میں بھی ایٹمی توانائی کے پلانٹس کی تعمیر کرے گا۔

مسئلہ کشمیر پر ایران کا موقف

ایران نے اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ پاکستان میں ایران کے نئے سفیر سراج الدین موسوی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر ایرانی حکومت اور عوام کا موقف بالکل واضح ہے اور ایران نے ہمیشہ کشمیریوں کے موقف کی حمایت کی ہے۔

امریکی سوڈان تنازعہ

گزشتہ اگست میں امریکی کروز میزائلوں کے حملے میں تباہ ہونے والی سوڈانی ادویہ ساز فیکٹری کی مٹی' ملبے اور دیگر اجزاء کے تجربہ کرنے والے سائنس دانوں نے امریکہ کے اس دعوے کی تردید کی ہے کہ اس فیکٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار کئے جاتے تھے۔ امریکہ کی بوسٹن یونیورسٹی کے شعبہ کیمیا کے سربراہ پروفیسر تھامس کے مطابق 13- نمونہ جات کا بہترین تجربہ گاہوں میں تجزیہ کیا گیا لیکن ان میں کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال ہونے والے کسی قسم کے اجزاء نہیں مل سکے۔

بحری جہاز غرق

انڈونیشیا کا بحری جہاز غرق ہونے سے 313 مسافر ڈوب گئے جن میں عملے کے کچھ افراد بھی شامل ہیں۔ کپتان سمیت انیس افراد کو بمشکل بچایا جاسکا۔

کسووو میں امن

امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ اگر سربیا نے کسووو میں امن فوج کی تعیناتی سے انکار کیا تو اسے نیٹو کے حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بتایا گیا ہے کہ اگر کسووو کے بحران کے حل کے لئے معاہدہ ہو گیا تو وہاں پر تین سالوں کے نیٹو کی امن فوج تعینات کی جائے گی۔ جس میں امریکی آرمی بھی شامل ہوگی۔

بھارتی بچوں کے خون میں سیسے کی بڑھتی ہوئی مقدار

وائس آف امریکہ کے مطابق ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ بھارت کے بڑے بڑے شہروں میں آدھے سے زائد بچوں کے خون میں سیسے کی مقدار خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ جس سے بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما متاثر ہوئی ہے۔ ماحول میں سیسے کی آلودگی پھیلنے کا سب سے بڑا ذریعہ سیسے کی ملاوٹ کا تیار شدہ پیٹرول ہے۔ متعدد جگہوں پر آب رسانی کا نظام بھی سیسے سے آلودہ ہو گیا ہے۔ سیسے سے تیار کردہ پینٹ اور کھانا پکانے کے برتنوں کی وجہ سے بھی یہ مسئلہ مزید سنگین ہو گیا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں ڈیڑھ کروڑ بچوں کے دماغ سیسے کی آلودگی کی وجہ سے مستقل نقصان اٹھا سکتے ہیں۔

ملکی خبریں

مسئلہ کشمیر پر کلنٹن نواز شریف بات چیت

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ امریکہ بھی مسئلہ کشمیر کی سنگینی سے پوری طرح واقف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو علاقے میں امن و سلامتی کی ضمانت مشکل ہو جائے گی اور پوری دنیا پر اس کے منفی اثرات پڑیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر کلنٹن نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلے کے حل کے بغیر اس خطے میں امن قائم نہیں کیا جاسکتا۔

معظم وٹو بھی گرفتار

اینٹی کرپشن حکام نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کے صاحبزادے رکن صوبائی اسمبلی معظم جہاں زیب خان وٹو کو بھی ہائی کورٹ سے گرفتار کر لیا۔ ان پر ایک ویڈیو کیمرے کی چوری کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

فوجی عدالتوں کی ناکامی کا انجام کیا ہوگا

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ اگر فوجی عدالتیں ناکام ہو گئیں تو اس سے فوج بدنام ہوگی انہوں نے پوچھا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سو دو سو پھانسیوں سے بھی مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔ بلکہ صورت حال بگڑ جائے گی۔

بینظیر کا احتجاج

اپوزیشن لیڈر بینظیر بھٹو نے منظور وٹو اور ان کے برادر نسبتی اور داماد سمیت کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے حکومت کی بوکھلاہٹ کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور یہ اس امر کا بھی ثبوت ہے کہ حکومت کے دن گنے جاچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منظور وٹو کو اس لئے گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے وزیر اعظم سے اپنے دور اقتدار سے پہلے کے اور اس وقت کے اثاثوں کے اعلان کا مطالبہ کیا تھا۔ حالانکہ انہوں نے خود اپنے اثاثے بھی اسی طرح ظاہر کرنے کا اعلان کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف منظور وٹو کا نہیں بلکہ پوری پاکستان قوم کا مطالبہ ہے۔

گنے کے کاشتکاروں کا احتجاج

پنجاب بھر میں گنے کے کاشتکاروں نے کسان بورڈ کی اپیل پر احتجاجی مظاہرے کئے شوگر ملوں کا گھیراؤ کیا اور دھرنے دیئے

بھائی بھائی گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ

فون: 211158

(گلی کے اندر)